ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

BADR

چار روپے پیشگی

نمبر ۱۱

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم از دوری آں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت امیر المسلمین مع اپنے گھر والوں کے خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نہایت درد دل و اخلاص کے ساتھ عصر کے بعد درس دیتے ہیں۔ وہ بہت ہی خوش قسمت لوگ ہیں جن کے بچے یہاں پڑھتے اور ایسی ایسی پاک باتیں سنتے ہیں جو ان کے لئے موجب فلاح دارین ہیں۔ بورڈنگ ہوس قریب التکمیل ہے کتبہ لگ دیا گیا ہے جس پر [illegible] ماشاء اللہ
الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ
مدرسہ کی عمارت بڑے زور شور سے بن رہی ہے [illegible] معمار کام کرتے ہیں۔ دیواریں اٹھ چکی ہیں۔ امید ہے چند ماہ تک سکول باہر چلا جائے گا۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے انگریزی ترجمہ قرآن شریف میں مصروف ہیں۔ درس کے علاوہ آپ صدر انجمن کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے امور انتظامیہ و عمارت کی نگرانی فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ ترقی تعلیم کے واسطے کسی کالج میں داخل ہو جائیں۔ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے لئے بہت گنجائش اور ضرورت ہے۔ سردست ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری کے پاس قیام پذیر ہیں۔ اس ہفتہ مولوی عبدالاحد صاحب مع دو تین ہمراہیوں کے برہمن بڑیہ بنگال سے دارالامان میں آئے۔ موسمی حالت اچھی ہے۔ یہاں بخار کی کوئی ایسی شکایت نہیں۔ اٹاوہ کی اسلامی انجمن کے جلسہ پر جو دوست لاہور اور شیخ محمد یوسف صاحب قادیان سے گئے تھے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ اب ۲۵ اکتوبر [illegible] ایڈیٹر نور اور ایک اور [illegible] حضور کے حکم سے گئے ہیں۔

ایڈیٹر کے سفر نامے

جب سے اخبار میں یہ لکھا گیا ہے کہ آئندہ میرا [illegible] کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہوا کرے گا۔ تب سے روزانہ ڈاک میں کئی مراسلتیں اور خطوط اس کے برخلاف آئے ہیں جن میں سے صرف ایک ہمعصر ایڈیٹر الحکم کی مراسلت [illegible] پچھلے اخبار میں چھاپ دی تھی۔ ایڈیٹر کی پوزیشن [illegible] اخبار کے کئی ہزار ناظرین کو خوش کرنا بہت مشکل ہے [illegible] مذاق جدا ہیں۔ اکثر دوست کہا کرتے ہیں کہ سارے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ہی کلام ہوا کرے تو ہم خوش ہو سکتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح انہیں دنوں میں کئی دفعہ فرما چکے ہیں کہ اخبار میں [illegible] اور [illegible] باتیں بھی جو اخباری رنگ کے واسطے ضروری ہوں۔ غرض مذاق جدا ہیں۔ اور باوجود اس قدر خطوط کے آنے کے تا حال میں نے اپنی رائے کو نہیں بدلا لیکن اس بات کو معلوم کر کے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ اگر ایک آدھ شخص میرے ذکر اور نام سے بیزار ہوتا ہے تو بیسیوں ایسے بھی ضرور ہیں جو اس ذکر کو عزت اور رقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سے دینی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان شاء اللہ کسی اخبار میں ایسے خطوط کے اقتباس اختصاراً دئیے جائیں گے۔ مگر تا حال ایک خط بھی ہمارے اس کرم کی تائید میں نہیں آیا جس کی خاطر ہم نے اپنا نام لکھنا چھوڑا ہے۔ اور معلوم نہیں وہ بھی خوش ہوئے ہیں یا نہیں۔

درخواست جنازہ

(۱) مولوی سید عبدالحق صاحب احمدی بمقام ملہرہ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے جنازہ پڑھیں۔

(۲) شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا ایک بچہ فوت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور شیخ صاحب کو نعم البدل عطا کرے۔

ضرورت الخطبہ

ایک عظیم الشان خاندان کی دو احمدی شریف زادیوں کے نکاح کے واسطے ایڈیٹر اخبار بدر کے ساتھ خط و کتابت کرنی چاہئے۔ نیز تین سید زادیوں کے نکاح کے واسطے معرفت دفتر بدر دریافت کرنا چاہئے۔

جلسہ اٹاوہ

میں ڈاکٹر مرزا صاحب۔ ڈاکٹر شاہ صاحب و شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے لیکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ شیخ صاحب کے لیکچر متعلق الہام باوا نانک صاحب نے وہاں کے سکھوں اور دیگر سامعین کے معلومات میں ایک جدت پیدا کی اور وہاں کے ایک پنڈت صاحب نے شیخ صاحب موصوف کا ایک خاص لیکچر اسی مضمون پر کرایا اور ڈاکٹر مرزا صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ میں ایک تقریر سید صادق حسین صاحب کے مکان پر کی۔ دو آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ

آئینہ حق نما

کے متعلق پہلے بھی اخبار میں لکھا جا چکا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کا انتظار مدت سے احباب کر رہے تھے۔ سلسلہ حقہ کے دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کی دھوکہ بازیوں کے واسطے یہ ایک سیف قاطع ہے۔ اکثر غیر احمدی فخریہ طور پر انہیں کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ ان کو سنبھالنے کے واسطے یہ کتاب دکھا دینا ان شاء اللہ کافی ہوگا۔ میری رائے میں ضروری ہوگا کہ ہمارے ہر ایک دوست اس کتاب کی متعدد کاپیاں ایڈیٹر صاحب الحق کیمپول کی منڈی تیراہا بیرم خان دہلی سے منگوا کر اپنے واقف غیر احمدیوں کو پڑھائیں اور ان میں تقسیم کریں۔ اس زمانہ کی توپیں اور تلواریں تو یہی کتابیں ہیں جن کی اشاعت سے انسان گھر بیٹھے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ جن کو خدا نے علمی طاقت بخشی ہے ان کا کام تو یہی ہے کہ وہ محنت کر کے ایک تحریر کو چھاپ کر شائع کرنے کا انتظام کر دیں۔ اب اس کی قدر دانی پبلک کے ذمہ ہے۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کے سب کام اسی سے ہو کر رہیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو اس کی نصرت میں قدم بڑھاتے ہیں۔

منت [illegible] خدمت است [illegible]
[illegible] شود پیدا

[illegible]

قریشی صاحب نے جو ٹریکٹ اس نام کا شائع کیا ہے وہ بہت مقبول ہوا ہے۔ پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے دوسرے کے چھاپنے کی تیاری ہے۔ قریشی صاحب نے یہ کام حصول رضائے الٰہی کیلئے کیا ہے اور جو دوست چاہیں ان کے لئے وہ چھپوا کر صرف اصل لاگت پر بھجوا دینے کی محنت اٹھانے کو تیار ہیں۔ سو رسالہ کی چھپوائی اور کاغذ پر پانچ روپے خرچ ہوتے ہیں اور موازی بارہ آنہ ایک سو پر محصول ڈاک لگتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ نقد روپیہ قریشی صاحب کی خدمت میں بھیج کر اس ٹریکٹ کی کثرت اشاعت کرائیں ان شاء اللہ مفید ہوگا۔

از دفتر اخبار المعین امرتسر

جناب من! السلام علیکم

۲۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو ڈپٹی کمشنر امرتسر نے المعین اخبار سے پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی اور تا ادخال ضمانت اخبار بند کر دیا ہے۔ اخبار کے دوبارہ جاری کرنے کو بہت سی پر زور تحریکوں کی بنا پر توکلاً علی اللہ المعین کا امدادی فنڈ کھولا گیا ہے جبکہ میری ذاتی خود غرضی و طمع نفسانی کا اس میں کوئی دخل نہیں اور اپنی گرہ سے سینکڑوں روپیہ اس کی بلا معاوضہ خدمت کرنے پر المعین پر قربان کر چکا ہوں اس لئے یہ فیصلہ اب المعین کے ناظرین و معاونین کی ضمیر پر موقوف ہے کہ اگر وہ المعین کا جاری رکھنا قومی پہلو سے مفید سمجھتے ہوں تو دل کھول کر اس کی اعانت کریں۔ فنڈ کے اعلان سے پیشتر عملی طور پر امداد مولوی ظفر علی خان صاحب بی۔ اے ایڈیٹر زمیندار مبلغ ۵۰ اور شیخ عبدالحق خان صاحب بی۔ اے وکیل ملتان ایک سو روپیہ کی فرما چکے ہیں۔ فہرست معاونین قومی اخبارات میں شائع کی جاوے گی۔ زر عطیہ بنام حکیم ایم معراج الدین احمد صاحب منیجر المعین ارسال فرمایا جاوے۔

خاکسار

سردار محمد اسلم خان بلوچ ایڈیٹر المعین۔ امرتسر

کلام امیر

خطبہ جمعہ - مورخہ ۱۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

(از حضرت خلیفۃ المسیح رض)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ * اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ - قُمْ فَاَنْذِرْ - وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ -

سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات پڑھ کر فرمایا:-

یہ سورۃ المدثر کا ابتدا ہے یہاں فرمایا ہے کہ رب نے فرمایا ہے؟ تمہارے رب نے [illegible] منعم اور بڑے بادشاہ نے فرمایا ہے - اس مولا نے جس نے تم کو ہاتھ ناک - کان دیئے - ایسا محسن - مربی اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے -

یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ

ہوا اور کھانے پینے کے بغیر کسی کا گذارہ نہیں ہوتا - مگر اب بھی ایسی قومیں ہیں کہ وہ کپڑے وغیرہ کا استعمال نہیں جانتیں بنارس میں ایک سادھو (اقدا) ننگا رہا کرتا تھا - لوگ اس کی بڑی قدر کرتے تھے افریقہ میں بھی ایسے لوگ ہیں - کہ بیویوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں - مگر ان میں وحشت ہے اور ننگے رہتے ہیں - خدا تعالیٰ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو لباس پہنایا قُمْ فَاَنْذِرْ - اس لئے کھڑا ہو جا - اور کھڑے ہو کر جو لوگ بدکار ہیں - نافرمان ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتے ان کو ڈرا - میرا خیال ہے کہ جو حکم کوئی بادشاہ کسی جرنیل یا بڑے حاکم کو دیتا ہے - اس کی تعمیل اس کی سپاہ اور رعایا پر بھی فرض ہو جاتی ہے - یہ حکم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اس لئے ہم پر بھی فرض ہے - بہت سارے لوگ ایماندار بھی بنتے ہیں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں - اگر لوگوں کا اگر تم حکم مانو گے تو وہ تم کو گمراہ کر دینگے - خدا کا حکم مانو *

بادشاہ اور بڑے بڑے حکام لوگوں کی اصلاح کے لئے کیسے کیسے قانون بناتے ہیں اور دو تین برس اس کی نگرانی کرتے اور پھر اس کو جاری کرتے ہیں - پھر اس پر نظر ثانی کرکے اصلاح کرتے ہیں - پھر اس کو شائع کرتے ہیں - غرض بہت [illegible] کیسی کیسی تکلیفیں لوگوں کی بھلائی کے لئے برداشت کرتے ہیں - لیکن لوگ اس کی نافرمانی کرتے ہیں - دیکھو [illegible] کیسی کوشش لوگوں کے امن و امان کے لئے کرتی ہے گو پولیس میں بھی بعض بدکار پیدا ہو جاتے ہیں - لیکن تاہم وہ لوگوں سے چوری بدکاری چھوڑانے میں کوشاں رہتی ہے - لیکن بقدر نئے نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں -

اس واسطے ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہیئے کہ وہ اٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے - اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو [illegible] کوئی مضائقہ نہیں - لوگ بادشاہوں - حکاموں اور دیگر اپنے [illegible] خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں - اس لئے خدا کا حکم ہے کہ [illegible] کام سمجھانا اور ڈرانا ہے - تم اپنا کام کئے جاؤ - لوگوں کو سمجھاتے جاؤ اور ڈراتے جاؤ - اور اس ڈرانے میں [illegible] کوشش کرو کہ

وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ

یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت کا ذکر ہو - اور اپنی غلطیوں کی بھی اصلاح کرو - چوری بدنظری - بدکرداری اور دیگر تمام بدیوں کو پہلے خود چھوڑ دو - اور یہ وعظ اس لئے نہ ہو کہ [illegible] بڑے ہوئے ہو - کہ میرے لئے کچھ [illegible] کرو - بلکہ محض اللہ کے لئے کرو -

میں [illegible] مسائل کے لئے پکا تھا - مگر معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کچھ اسی طرح تھا - یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے - جو میں نے [illegible] سمجھایا ہے - دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو - اس سے تین فائدے ہوتے ہیں اول خدا کے منکر نہی عن المنکر کی تعمیل ہوگی - دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے - اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے - تیسرے جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے - اور اس کی بھی اصلاح ہو تی ہے - تمہارے بیان بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرفات کا ذکر ہو اس کا [illegible] طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے بعض لوگ تو منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے - اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کے وجوہات نکال کر واعظ میں نکتہ چینی کرتے ہیں - مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے [illegible] اپنا کام کرتا چلا جائے *

لطائف [illegible] قدرت خداوندی [illegible] کوئی [illegible] رحمت سے تو [illegible] کچھ اتفاق [illegible] کبھی [illegible] ہے - [illegible] پرواہ لوگ [illegible] ہو جاتے ہیں - اللہ تعالیٰ [illegible] بچائے -

مشورہ ضروری ہے

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ میں نے ایک معاملہ میں سات استخارے کئے تھے - تب اس کام کو شروع کیا تھا لیکن نقصان ہوا - فرمایا - آپ نے مشورہ نہ کیا تھا - ۲ مرھم مشورہ کے خلاف کام ہوا اس واسطے نقصان ہوا -

حضرت کا خط عباد اللہ کے نام

عزیز مکرم! ڈاکٹر عباد اللہ حفظکم اللہ وسلم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

میرا دل چاہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ - اور اللہ تعالیٰ تمہارا بن جائے - لنڈن دار الابتلا ہے - نماز کے پابند رہو - اور جہاں تک ممکن ہو - شرفا سے مجلس رکھو - آزاد لوگ اچھے نہیں - آزاد سے مراد مادر پدر آزاد ہیں - استغفار بہت کرو - دعائیں مانگتے رہو کہ تم خادم دین بنے رہو - وہاں ایک لڑکا شکر اللہ کا بھائی ظفر اللہ خان ہے - چوہدری نصر اللہ خان کا بیٹا - وہ مخلص ہیں اس کو کبھی ملنا خط لکھ دینا - آپ کو آکر ملیگا - والسلام

نور الدین - ۲۲ - اکتوبر ۱۲ء

حضرت کا خط خواجہ صاحب کے نام

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

خواجہ [illegible] انگلوں پر [illegible] الا ان کا مقدس فقرہ ہمیشہ یاد رکھو اور قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے - مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا -

پھر استغفار دعاؤں پر زور دیتے رہو - تمام مذاہب میں اصل اصول دعا ہے - اور اس دعا کو آج ہنسی مخول میں ڈالا گیا ہے - میرا [illegible] اس پر زور دیتا ہے - واللہ الموفق - [illegible] دعا الحمد [illegible] اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دونوں ترقی کے فقرہ موجود ہیں - سنا تھا لنڈن میں مسجد ہے اور وہ کنگ لین - مسجد کے لئے ڈاکٹر لیٹنر نے چندہ کیا تھا -

لنڈن بے ریب دار الامتحان ہے - مگر عربی فقرہ ہے عند الامتحان یکرم الرجل او یہان - امتحان کے بعد آدمی معزز ہو جاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے - کالج میں ضرور داخل ہوں تاکید ہے - وللہ [illegible] الذین [illegible] تم و [illegible] بتقوی اللہ فقد فاز المتقون وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون -

نور الدین - ۲۲ر اکتوبر ۱۲ء

از دار الامان قادیان

بروزِ نبوی

مولوی سید عبدالستار صاحب افغان کا ایک مضمون لفظ بروز کی تشریح میں اخبار میں چھاپنے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے دیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ سید صاحب موصوف صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اور اُن کی شہادت ہمیشہ قادیان میں رہتے ہیں۔ زہد عبادت اور تقویٰ کا مجسم نمونہ ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی ایک کتاب میں لفظ بروز کے معنی دیکھ کر میرے دل میں تحریک ہوئی ہے کہ کسیقدر معنی بروز بطریق سنت نبوی میں بھی بیان کروں۔ سو واضح ہو کہ معنی بروز کے ظاہر ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ وبرزوا للہ الواحد القہار اور ظاہر ہوجاویں گے اور سامنے ہوجاویں گے لوگ اللہ واحد حکمران کے (سورۃ ابراہیم) پھر وہ معنی بیان کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا شہید مرحوم حضرت محمد عبداللطیف صاحبزادہ صاحب نوست علیہ الرضوان نے فرمائے ہیں۔ وہ حضرت ایسے کامل الانسان تھے کہ اُن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

زمین حق بنا عبداللطیف فانہ

یعنے اور ہمارے گروہ میں سے عبداللطیف ہے کیونکہ اُس نے

اری لخیر صدقہ منہ خلق تہلکوا

اپنے صدق کا نور ایسے دکھلایا کہ اُس کے صدق سے لوگ حیران ہوگئے

اتحسبن ابدالا سواہم فانہم

کیا تو اُن کے سوا کوئی اور لوگ ابدال جانتا ہے کیونکہ وہ لوگ

رموا بالحجارۃ فاستقاموا وتجلدوا

وہ لوگ کہ جن پر پتھر چلائے گئے پر انہوں نے استقامت اختیار کی اور اُنکی جلدیں بحال رہیں

تجلی علیہم ربہم رب ماہدی

اُن پر اُن کا خدا متجلی ہوا جو سب مخلوقات کا خدا ہے

فمروا الی النور القدیم وابدرہا

پس وہ نور قدیم کی طرف جلدی سے چلے گئے

اور اُن کے حق میں مجھکو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی بشارات معلوم کرائی ہیں بعض اُن میں سے یہ ہیں کہ ایک بشارت میرا پیرہن خون سے بھیگ گیا اور میں رنجیدہ ہوا۔ پس یہ بشارت اُس شہید مرحوم کے حق میں مجھکو ملی ہے

نمبر۱ درویشان سنگ بر میں اند

یعنے شہید نے پتھر کھائے تم اتنے کپڑے پر خفا ہوئے

نمبر۲ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

یعنی متقیان مجلس (شہید مرحوم) راستی میں ہونگے حضور بادشاہ قادر ا

نمبر۳ آتش عشق آمد گردہ جوارمن بسوخت

متفرق اوقات میں یہ بشارات مجھکو ہوئے ہیں وہ معنے جو شہید مرحوم نے بروز کے فرمائے ہیں وہ یہ ہیں

عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمدہ

محمد یست بگیسوے معطر آمدہ

پھر وہ معنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائے ہیں خطبہ الہامیہ میں صفحہ ۱۷۱ پر درج ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر فیض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نازل فرمایا پس اس کو کامل بنایا نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منہم کے بھی ہیں جیسے کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے ومن فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہ پہچانا ہے پس اس کی مثال ایسی ہے جیسے آدمی نمک کی کان میں گرجائے اور مرجائے اور کچھ مدت کے بعد بالکل نمک ہی ہوجائے اور کچھ فرق نمک کے ساتھ نہیں رہیگا۔ ایسی مثال اس شخص پر صادق آتی ہے کہ کوئی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہوجاتے پس رسول خدا ہوجائے اور اس معنی کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فارسی شعر میں فرمایا ہے جو یہ ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا | منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

دوسری جگہ فرمایا کہ

احمد اندر جان احمد شد پدید | اسم من گردید اسم آں وحید

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں | من ہمانم من ہمانم من ہماں

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بروز وسیلہ ہے دیکھنے خدا کا چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے

اولیاء ہر قدم ما ہے روند | زیں وسیلہ یار خود را بنگرند

من نروم بر رہ زفضل ذوالجلال | بر قدم ہائے نبی بدر الکمال

اور ایسے ہی بروز و ظہور نبی ہونے کے واسطے مسیح موعود علیہ السلام بہت سے امثال بیان فرمائے ہیں اس میں سے چند مثالیں اس جگہ لکھدیتا ہوں (مثال اول) جیساکہ آدمی شیشہ میں اپنا مُنہ دیکھتا ہے اور اپنے حسن و جمال ہر دو کو شیشہ میں دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے کوئی رشک اس کو اس پر نہیں آتا۔ میں اسی طرح پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا آئینہ ہوں

نیک آئینہ ام ز ربّ غنی | از پئے صورت مہ مدنی

انبیا گرچہ بودہ اند بسے | من بعرفان نہ کمترم ز کسے

وارث مصطفیٰ شدم بیقیں | شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را | بر کلامے کہ شد برو القا

واں یقینے کلیم بر تورات | واں یقیں ہائے سید السادات

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں | ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(دوسری مثال) جیساکہ شیشہ خانہ میں چراغ جلتا ہے اور ہر ایک شیشہ میں جُدا جُدا چراغ نظر آتے ہیں درحقیقت ایک چراغ ہے (تیسری مثال) جیساکہ حوض میں سورج اور چاند دیکھا جاتا ہے حالانکہ وہ آسمان پر بھی نظر آتا ہے یہ کثرت منافی وحدت نہیں بلکہ کمال وحدت ہے اسی طرح میرا وجود بعینہٖ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے جدا نہیں اس واسطے کہ اگر شیشہ میں آدمی کا سر اور چراغ کی مثال میں اور حوض میں نہ ہوتا تو اس میں اور شیشہ خانہ اور حوض میں کچھ نہ ہوتا اسی طرح اگر پیغمبر خدا نہ ہوتے تو میں بھی کچھ نہ ہوتا اور صبری جیسی اولاد روحانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت تک پیدا ہوتی رہیگی لیکن اس نعمت عظمیٰ سے یہود منکر ہیں سورہ فاتحہ اُن پر رد کرتی ہے اور نیز آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللہ وکفیٰ باللہ علیما (سورہ نساء ع ۹)

ترجمہ جس نے خدا و رسول کی اطاعت کی وہ اُن منعموں کے ساتھ ہوگا جو نبی اور صدیق اور شہدا اور صالحین ہیں یعنی وہ بھی نبی اور صدیق اور صالح کہلائیگا اور یہ خدا کا فضل ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے یہ سب آپس میں اچھے رفیق ہیں اب جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ اس آیت کے منکر ہیں اور فنا فی اللہ کی مثال مسیح موعود نے لوہے اور آگ کی مثال ذکر فرمائی ہے جیساکہ گرم لوہا آگ ہوجاتا ہے اور درحقیقت وہ لوہا ہی رہتا ہے مگر تاثیر آگ کی دیتا ہے اسی طرح بندہ خدا نہیں ہوجاتا بندہ ہی رہتا ہے مگر صفات الٰہی سے رنگین ہوجاتا ہے اور یہ انسان مدام تربیت کیواسطے محتاج ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی آنکھیں اُس کا احاطہ نہیں کرسکتیں مگر وہ آنکھوں کا احاطہ کرلیتا ہے یعنی حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ صفحہ ۹۲ میں بیان فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان ظلی طور پر ردائے الٰہیہ کے نیچے آکر الٰہی صفات کے رنگ سے رنگین ہوجاتا ہے کہ زینہ خلافت مستحق ہوجاوے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عابدون یعنے ہم خدا کا رنگ قبول کیا ہے اور خدا سے کس کا رنگ اچھا ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں یعنی ہم الٰہی رنگ کے نیچے آنے والے ہیں یہی معنی ردائے الٰہیہ کے نیچے داخل ہونے کے ہیں

[illegible]

پیر منظور کو تہنیت مبارک باد

آج ۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء کو ہمارے صبح امید کا سیارہ افق تمنا کا مہ پارہ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا جان و دل سے پیارا

محمود ابن مہدی وہ نوجوان ہمارا

اپنی اولوالعزمانہ پاک آرزوؤں کو آغوش ہمت میں لیکر خدا کے ہاتھوں سے معطر و مطہر کئے ہوئے نبیوں کے سے میں ملبوس مقدس مسیح اور اس کے سراپا نور خلیفہ کی دعاؤں کے سایہ میں صد ہزاران دیدہ و دل فرش راہ بناتا ہوا اس سرزمین کو جاتا ہے۔ جو آجکل اپنی ادبی و علمی بیداری کے لئے غالباً یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ اس میں کوئی پاک بیج بویا جائے یعنی مصر نیز اس پاک زمین کو بھی جائیگا۔ جس سے اس خاتم کمالات نبوت وخاتم کمالات انسانیت مظہر الوہیت کے ظہور کا فخر حاصل ہے ... جہاں ... برگزیدہ رب الوری کے ... دلی محبت منزل ... اپنی ... قوم کے ... وہ افضال تعالیٰ مستجاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا حامی و ناصر ہو۔ اس کے اہل و عیال و وابستگان دامن کا خلیفہ سالماً غانماً واپس آوے۔ اس کو وہ فہم و فراست وہ اخلاص وہ صواب وہ محبت عطا ہو جو اس کی آئندہ زندگی اور پھر تمام آنحضرت کی امت و دیگر بنی نوع انسان کے لئے مفید و بابرکت ہو۔ آپ کی روانگی با وجود کئی ایسی مشکلات کے کچھ ایسی طرز میں ہوئی کہ مجھے خیال گذرا۔ یہ ضرور کسی الٰہی تحریک کے ماتحت ہے۔

حضرت اقدس کے الہامات کا مجموعہ تیار ہونا چاہئے | مختلف کتب جات کی ورق گردانی سے

باستماع آپ شیخ منظور الٰہی صاحب معلوم ہوا۔ کہ میرے سید و مولیٰ میرے مطاع و آقا جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک الہام ہے جس کا پورا ہونا آپ کی اولاد نیک نہاد کے ذریعہ جناب اقدس آپ نے خود ہی زیب رقم فرمایا ہے آج وہ بات جو ... سال بلکہ تئیس سال قبل زبان وحی ترجمان سے کہی گئی تھی۔ پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔

ایسا ہی دوسرا کشف آپ کے لنڈن بہ نیت تبلیغ جانے کے متعلق ہے۔ جو کیا تعجب ہے۔ ان ہی دنوں میں پورا ہو جائے۔ یہ دونوں کشوف و الہام ذیل نقل کر دیتا ہوں لیکن اس بات کی ضرورت نہایت سختی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ کے الہامات کو یکجا کیا جائے۔ تاکہ آئے دن جو نشانات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ جہاں ہمارے لئے موجب ازدیاد ایمان و عرفان ہوتے ہیں وہاں مخالفین کے لئے حجت تو یہ ہو سکیں۔ بعض اوقات کوئی الہام یا کشف یاد آجاتا ہے۔ مگر تاریخ وغیرہ کے حوالے کے لئے ملتا نہیں۔ اور پھر بہت وقت پیش آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مجموعہ جس قدر جلدی چھپ جائے۔ میرے خیال میں بہت مفید ہے۔ حضرت صاحبزادۂ والاتبار۔ روانگی کے وقت اس الہام سے بے خبر تھے اور وہ رسالے میں پڑھکر بہت خوش ہونگے۔ کہ ان کا سفر بہت مبارک اور مرضیات خدا وند تبارک کے ماتحت ہے اور عجب نہیں بلکہ خدا کے فضل پر امید رکھکر کہا جا سکتا ہے کہ آپ ہی کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو۔ خیر الراسخین۔ اللہم آمین

پہلا الہام | منقول از ازالہ اوہام طبع ثالث۔

"اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا"

(ازالہ اوہام پہلی بار جمادی الاول ۱۳۰۸ھ میں چھپا ہے۔ گویا بائیس سال کی بات ہے) خواجہ صاحب کے لئے بھی خدا نے اپنے خاص سے لنڈن جانیکا سامان بھی کر دیا اور انہوں نے جیسا کہ مومنوں کو حکم ہے اپنے سفر میں دینی غرض بھی رکھ لی یعنی یہ دیکھنا کہ وہاں اشاعت اسلام کیونکر ہو سکتی ہے۔ کیا عجب کہ حضور انور کی غلامی کی طفیل آپ ہی کو یہ سعادت نصیب ہو جائے کہ یہ کشف اپنے ظاہری الفاظ میں پورا ہو۔ اور عالمین پر حجت ٹھہرے۔ متبوع کوئی کشفی نظارہ دیکھے تو بعض اوقات اس کے تابع کے ہاتھ سے بھی پورا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضور نے اپنے دوسرے کشف میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

خواب یا الہام کا پورا ہونا سنت نبوی ہے اس لئے اس کشف کو زیر نظر رکھکر باہتمام تمام سفر کیا جاتا تو بھی اعتراض نہ تھا بلکہ عین سنت تھا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی کو نبی کریم کی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے کسریٰ کے کڑے پہنا دیئے تھے لیکن یہاں تو کوئی خصوصیت ہے کہ ایک سفر اختیار کیا جاتا ہے اور اس سے ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے جس کی مسافر کو اولاً خبر نہیں۔ منہ

دوسرا کشف و الہام | حضور پر نور کا الہام مصالح العرب مسیر العرب

بدر نمبر ۲۳ جلد ۱ جدید صفحہ ۲ کالم ۲۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء میں ہے اس پر حضور نے اسی صفحہ کے کالم ۳ میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

فرمایا "اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا شاید مقدر ہے کہ ہم عرب میں جائیں۔ درست ہوئی۔ کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اُس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلعم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"

آخیر میں اتنا کہتا ہوں۔

بسلامت روی و باز آئی

سید عبدالحی صاحب عرب جو ایک مخلص مہاجر ہیں امید ہے۔ آپ کے جان نثار خادم ثابت ہونگے۔ (تشحیذ الاذہان)

احمدی خاتون | پہلا رسالہ شائع ہو گیا ہے۔ بارہ رسالوں کی قیمت ... محصول ڈاک بلا پیشگی ہے

رسالہ کو ہر طرح سے احمدی خواتین کے واسطے مفید اور پُر مطلب بنانے کی کوشش کی گئی ہے حجم ۴۰ صفحے علاوہ ٹائیٹل ہے ہمارے احباب کو چاہئے کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس رسالے کو اپنے گھروں میں شائع کریں پڑھیں اور پڑھائیں

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار الحکم قادیان

خواجہ محمود

میرے خواجہ! فدا تھا اب تلک ہندوستان تیرا
لقب مہدئی ہادی ابھی اس دن سے پہچانا
کبھی گرم سفر تھا ٹرین پر گاہے سٹیمر میں
سلام اُس سرزمیں بات گرچہ کم سننے میں آتا ہے
تو اے لندن کی بستی دیدہ و دل فرشِ راہ کر دے
دعائے نورِ دینِ مصطفےٰ سے اوج بن کر

وہ دن آئے کہ شیدائی بنا سارا جہاں تیرا
سُنا جب وحئ حق سے مژدۂ حسن بیان تیرا
ہر اک جا [illegible] سینے میں [illegible] تھا دیا تیرا
تو پروا کیا کہ حامی ہے خدائے آسمان تیرا
کرم ہے خدا کے یاں [illegible] میہماں تیرا
اخبار ہے میں ہے اُڑا کے [illegible] پھولواں تیرا

برس جا اُس کے سر پر نصرتِ حق کی گھٹا بن کر
کہ ہے اغیار میں وہ لاڈلا سرو روان تیرا

ترے یوسف سے پھرے ہے مصر کے بازار کی رونق
سرورِ دل ہے۔ تیری قوم کی آنکھوں کا تارا ہے
وہ اخوانِ جفا میں استباقِ حق کو نکلا ہے
ترا پہلا قدم۔ محمود! بیت اللہ میں پہنچا

بتلائے گی جہاں کو قدر یہ جنس گراں تیرا
وہی محمود تیرا۔ خون تیرا۔ استخواں تیرا
[illegible] اس کا حافظ ہو خدائے مہرباں تیرا
رہیگا کب تلک شانِ ایازی یوں نہاں تیرا

سراپائے جرس ہے غلغلِ تحمید میں فائز
چلا ہے منزلِ مقصود کو جب کارواں تیرا

غلام مرتضیٰ خان تیم فائز۔ نائب تحصیلدار سروے خانی وال از ریلوے سٹیشن قطب پور ضلع ملتان

کامران کی سختی

ایک حاجی صاحب اخبار وکیل کو لکھتے ہیں کہ اُن مسلمانوں نے جو حج شریف سے مشرف ہو چکے ہیں اور کامران میں بھی جا کر مثل بیت المقدس کے غسل کرنے والوں کے اپنے گناہوں کا کچھ حصہ وہاں کی تکالیف اور تشددات کے دریا میں دھو لیا ہے۔ اُن کو معلوم ہوگا کہ حجاج کے ساتھ کیا سختی کی جا رہی ہے۔ تین چار سال سے تکالیف اور تشددات میں بہت کچھ زیادتی کی جا چکی ہے۔ چنانچہ امسال تو ایسی کچھ تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ کہ ہر بے زبان شخص بھی چلا اُٹھا۔ حاجیوں کو بجائے ہفتہ کے عشرہ اور بعض چالیس دن تک قید سخت میں رہنا پڑا اُن کا ہر قسم کا سامان جہنم کے انجن میں ڈالا گیا۔ اُن کا خوراک کا سامان بالکل برباد کیا گیا۔ ہفتہ بھر کا سامان لے کر آئے تھے مہینوں کاٹنے پڑے۔ ایام قیام میں اُن کو لب سمندر تک جانے سے روکا گیا مسجد جو ایک جھونپڑے کی صورت پر بغرض چاپلوسی بنا دی گئی ہے۔ اس میں نماز پڑھنے سے باز رکھا گیا۔ کیونکہ یہ مسجدیں لب دریا حدود سے کسی قدر فاصلہ پر ہیں۔ اول تو میٹھا پانی ایک ناکافی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ جو بمشکل پینے کے لئے ہی کافی ہوتا ہے اس پر طرہ یہ کہ جو حاجی تھے اُن کو سمندر تک نہ پہنچنے دیا کہ خیر کھارے ہی پانی میں غسل کر کے اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے گڑگڑا لیں (کیونکہ یہ تمام مصیبتیں ہمارے کئے کا نتیجہ ہے) [illegible] ایک

دوکان رونمائی کے لئے موجود ہے۔ لیکن صاحب دوکان کا فرض ہے کہ ایک ڈبہ دیا سلائی ۲/ ایک صابون ۱۲/ اور ایک روٹی تنوری ۸/ تک فروخت کرے۔ چاولوں کی بوریاں ساٹھ روپیہ تک فروخت ہوئی ہیں۔ یہ تمام مصیبتیں تو درکنار۔ محکمہ قرنطینہ کی جانب سے ایک لیڈی ڈاکٹر بھی [illegible] معائنہ کے لئے معین ہے۔ لیکن [illegible] قرنطینہ میں صرف یہی ہے کہ [illegible] رفیق السفر یا [illegible] لیڈی صاحبہ کیمپ کے ڈاکٹر [illegible] کی طرح۔ کیونکہ [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] میں کوئی عیب نہیں [illegible] قواعد انسانی تہذیب کے خلاف ہی کہا ہے [illegible] ان باتوں کو بالکل ناپسند کرتے ہیں [illegible] لیڈی ڈاکٹر [illegible] یہاں تعین کی گئی ہے۔ لیکن [illegible] وہ ہماری دل آزاری دل سوزی کرنے کو اپنا فرض اور فخر تصور کرتے ہیں۔ اکثر ناواقف بالخصوص مسلمانانِ ہند یہی تصور کرتے ہیں کہ جو فیس قرنطینہ میں حاجیوں سے لی جاتی ہے وہ خاص خزانہ خلافت میں داخل ہوتی ہے اور یہ قرنطینہ کامران ان ہی کی طرف سے قائم کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ بالکل غلط ہے خلافت اسلامیہ کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ وہ بالکل بری ہے۔ ہاں اگر اُس کی خطا ہے تو صرف اسقدر کہ اس نے مجبور ہو کر کبھی اس سے کیوں اتفاق کیا۔ فی الحقیقۃ یہ تمام دول یورپ کی عنایت اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔ جو آج ہم کو ان مصائب کے گرداب میں چکر کھلایا جا رہا ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری غفلتوں۔ نافرمانیوں اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ جو ان تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے معتبر طریق پر معلوم ہوا کہ اس وقت ہماری ہی جیبوں سے جو ہم نے قرنطینہ کامران میں یا جدہ میں قرنطینہ کو ادا کی ہیں۔ تیس پینتیس ملین پونڈ خاص محکمہ قرنطینہ کے خزانہ میں قسطنطنیہ کے اندر موجود ہیں (جو یورپین سکوں میں موجود ہے اور [illegible] سود در سود اس کو سونے کا بوجھ بنا کر چھوڑیگا) گذشتہ سالوں میں خلافت عثمانیہ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کچھ رقم اپنے تصرف میں لائے۔ لیکن بہادرانِ یورپ کو یہ کب گوارا تھا کہ خلافت عثمانیہ کو یہ کھی کے لڈو [illegible] فوراً کھڑے ہو گئے اور فصیح لفظوں میں یہ جتلا دیا کہ اس سے تم کو کچھ تعلق نہیں گو تمہاری حکومت میں جمع ہوا ہے۔ لیکن یہ تمہارا نہیں۔ یہ اس محکمہ کا ہے۔ جس کو ہم نے تمہارے لئے مار آستین بنا رکھا ہے خبردار جو اس گنج کی طرف نگاہ بھی اُٹھائی۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ تمہارے برادرانِ اسلام کی گاڑھی کمائی سے جمع کیا گیا اور ہم نے جمع کیا ہے۔ تمہارا کوئی حق نہیں۔ یہ رقم ہم اُن قرنطینوں پر جو تمہاری حکومت کے دیگر بلاد میں موجود ہیں صرف کریں گے۔ جہاں یورپ کی مہذب اور شائستہ فوجیں ہوا خوری کے لئے آیا کرتی ہیں۔ برادرانِ اسلام مسلمانانِ ہند۔ تم خود سمجھ لو اور غور کر لو کہ یہ پیش بندیاں کیوں کی جا رہی ہیں [illegible] آسان وسائل تمہیں آرام [illegible] ذرا غور تو کرو۔ اُٹھو بہت سو چکے خبر بدریائے گنگا جمنا کے پُر فضا بازار کی سیر کر چکے اب ذرا اس یورپین انسانی تہذیب کا سیر کرو اُن کی انسانی اخوت پر نظر دوڑاؤ۔ اے تقلید یورپ کے فریفتہ۔ اے تہذیب یورپ کے دلدادو۔ اے ایشیا کے وحشی باشندو کیا وہ وقت نہیں آ گیا کہ تم آسمان پر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ آیا یہ ٹمٹماتی ہوئی روشنی ستاروں کی ہے یا فنا ہو جانیوالے جگنوؤں

---

۵۱ کیوں نہ ہو آپ ہماری سرکار کے لاڈلے مرید ہیں۔
۵۲ تبلیغ کی حقانی کہانی سورہ یوسف کے لفظ سے تعلق سے لیا گیا۔